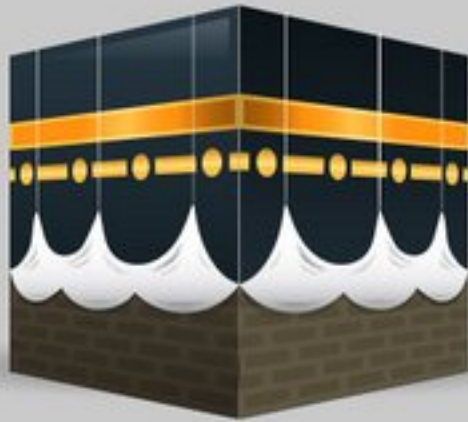


حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی
شان و عظمت

09-July-2020



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرود شریف کی فضیلت

پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَكُلَّ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدًا اِلَّا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ
 بِاَسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ هٰذَا فُلَانٌ بِّنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّیْ عَلَیْكَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (کہ) فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد کتلب الادعیۃ، باب

فی الصلاة علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیُّةُ الْمُؤْمِنِ خَبْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان

کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا روزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشاہدہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی دل جُوتی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلِّ اللّٰهَ عَلَی مُحَمَّدٍ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

ہمت والے رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو سارے انبیاء اور رُسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ ہمت والے ہیں اور سبھی نے راہِ حق میں آنے والی تکالیف پر صَبْر و ہمت کا شاندار مظاہرہ کیا ہے البتہ ان کی مُقَدَّس جماعت میں سے پانچ (5) رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ ایسے ہیں جن کا راہِ حق میں صَبْر دیگر نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ سے زیادہ ہے، اس لئے انہیں بطورِ خاص ”اَلُو الْعَزْمِ رَسُوْلٌ“ کہا جاتا ہے اور جب بھی

”أَلُو الْعَزْمِ رَسُول“ کہا جائے تو یہی پانچوں رسول عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُرَاد ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں: (1)... حضور آدم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (2)... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام (3)... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام (4)... حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور (5)... حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام۔

قرآن کریم میں اِن مُقَدَّس ہستیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 21 سُورَةُ الْأَحْزَابِ کی آیت نمبر 7 میں ارشاد باری ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَ
مَنْ تُوِّجَّ وَابْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ
مَرْيَمَ ۚ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾

(پ ۲۱، الاحزاب: ۷) سے بڑا مضبوط عہد لیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آج کے اِس بیان میں ہم اِن ہمت والے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام میں سے ایک بہت ہی پیارے رسول حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی شان و عظمت، آپ کا مختصر تعارف، معجزات و کمالات اور دیگر معلوماتی نکات سنیں گی۔ لہذا پورا بیان توجہ کے ساتھ سُننے کی گزارش ہے۔ آئیے! سب سے پہلے ہم حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا مختصر تعارف سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا مختصر تعارف

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے والد کا نام عمران ہے۔ آپ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کے وصال سے چار سو (400) سال اور حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام سے سات سو (700) سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ نے ایک سو

بیس (120) سال عمر پائی۔ (البدایہ والنہایہ، ذکر قصۃ موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم، ۱/۳۲۶، ۳۲۹-تفسیر صاوی، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۰۳، ۶۹۶/۲، ملتقطاً)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانہ ہے اور آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں خواب یا فرشتے کے ذریعے یا ان کے دل میں یہ بات ڈال کر الہام فرمایا کہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاؤ، پھر جب تجھے اس پر خوف ہو کہ پڑوسی واقف ہو گئے ہیں، وہ شکایت کریں گے اور فرعون اس کو قتل کرنے کے درپے ہو جائے گا تو بے خوف و خطر اسے مصر کے دریائے نیل میں ڈال دے اور اس کے غرق ہو جانے اور ہلاک ہو جانے کا خطرہ اور اس کی جدائی کا غم نہ کر، بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے بنائیں گے۔ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا چند روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاتی رہیں۔ اس عرصے میں نہ آپ علیہ السلام روتے، نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے اور نہ آپ علیہ السلام کی بہن کے سوا اور کسی کو آپ علیہ السلام کی پیدائش کی خبر تھی۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو فرعون کی طرف سے خطرہ ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں رکھ کر جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا، رات کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا۔ (تفسیر خازن، القصص، تحت الآیۃ: ۷، ۳/۲۳-تفسیر مدارک، القصص، تحت الآیۃ: ۷، ص ۸۶۱-تفسیر جلالین، القصص، تحت الآیۃ: ۷، ص ۳۲۶، ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! کیا آپ جانتی ہیں کہ دریائے نیل میں تیرا تہا ہوا وہ مبارک صندوق جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے وہ کس خوش قسمت ہستی کے حصے میں آیا، اللہ پاک کے اس پاکیزہ نبی علیہ السلام کا پیارا پیارا نام کس محترم ہستی نے رکھا اور اس مبارک نام کا مطلب کیا ہے، آئیے! سنئے، چنانچہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام کس نے رکھا؟

حضرت امام علاء الدین علی بن محمد خازن دَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے ان (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کا نام رکھنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس (بچے) کا نام موسیٰ رکھا۔ (تفسیر خازن، پ ۲۰، القصص، تحت الآیة: ۷، ۳/۵۸) چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پانی اور درختوں کے درمیان پائے گئے تھے اور قَبْطِي زبان میں پانی کو ”مُو“ اور درخت کو ”سُو“ کہتے ہیں۔ (تفسیر درمنثور، پ ۲۰، القصص، تحت الآیة: ۴، ۱/۳۹۱) اسی لئے آپ کا یہ نام رکھا گیا۔ (فیضانِ حضرت آسیہ، ص ۲۲)

حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کون؟

حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرعون کی بیوی تھیں۔ حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں مغلوب ہوتے دیکھ لیا تو فوراً اُن کے دل میں ایمان کا نور چمک اُٹھا اور وہ ایمان لے آئیں۔ جب فرعون کو خبر ہوئی تو اُس ظالم نے اُن پر بڑے بڑے عذاب کئے، بہت زیادہ مارنے کے بعد چار (4) کیلیں گاڑ کر حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کے چاروں ہاتھوں پیروں میں لوہے کی کیلیں ٹھونک کر چاروں کیلوں میں اس طرح جکڑ دیا کہ وہ ہل بھی نہیں سکتی تھیں۔ اُنہیں دھوپ کی تپش میں ڈال دیا اور بھاری پتھر اُن کے سینے پر رکھنے کا حکم دیا۔ جب پتھر لایا گیا تو حضرت آسیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے ربِّ کریم! میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے! چنانچہ اُنہیں جنت میں سفید موتیوں سے بنا ہوا اُن کا گھر دکھایا گیا اور پھر اللہ پاک نے اُن کی رُوح قَبْض کر لی۔ جب اُن کے جسم پر پتھر رکھا گیا تو اُن کے جسم میں رُوح نہیں تھی لہذا اُنہیں کچھ بھی درد

محسوس نہ ہوا۔ ابنِ کيسان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: وہ زندہ ہی اُٹھا کر جنت میں پہنچادی گئیں، پس وہ جنت میں کھاتی اور پیتی ہیں۔ (عمدة القاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب وضرب اللہ مثل للذین آمنوا... الخ، (۱۳۳/۱۱)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَي مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! راہِ خدا میں تکلیفیں اور آزمائشیں برداشت کرنا یہ اللہ والوں کا معمول رہا ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا کہ ایمان لانے کے بعد اللہ پاک کی ایک نیک بندی کو اُن کے بد بخت شوہر فرعون نے بہت زیادہ ستایا، لیکن قربان جائیے! اُن کی بہمت، اُن کے صبر، جذبے اور جوشِ ایمانی پر کہ دردناک تکلیفیں تو برداشت کر لیں، جان دینا بھی گوارا کر لیا مگر ایمان کی دولت ہاتھ سے نہ جانے دی۔ لہذا جن اسلامی بہنوں کو اُن کے گھر والے یارشتے دار سُنّتوں کو اپنانے اور مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ستاتے ہیں، مارتے ہیں، طعنے دیتے ہیں یا جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دیتے ہیں، یوں ہی وہ اسلامی بہنیں جو پہلے کفر کی وادیوں میں بھٹک رہی تھیں اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے اب اسلام قبول کر چکی ہیں جس کے سبب گھر والے یارشتے دار تنگ کرتے ہیں انہیں بھی حضرت آسیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے اس واقعے سے درس حاصل کرتے ہوئے راہِ حق میں آنے والی آزمائشوں پر دل چھوٹا کرنے کے بجائے صبر و استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اللہ پاک سے خلوصِ دل کے ساتھ دعا بھی مانگتے رہنا چاہئے۔ ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں نے تو کسی کا کچھ نہیں بگاڑا، کسی کو نہیں ستایا تو مجھے کیوں ستایا جا رہا ہے وغیرہ۔ یوں ہی بعض نادان اسلامی بہنیں ایسے موقع پر کفریہ الفاظ تک بھی بک دیتی ہیں۔ ذرا سوچئے! حضرت آسیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے کس کو ستایا تھا، اسی طرح ہمارے پیارے نبی صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کس کو ستایا تھا مگر پھر بھی آپ صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے کہ سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، یوں ہی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اولیائے اُمّت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِينَ کو بھی راہِ حق میں اتنا ستایا گیا کہ آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ لہذا راہِ حق میں آنے والی تکلیفوں کو ہنسی خوشی برداشت کرتے ہوئے شکوے شکایات کرنے یا کفریہ الفاظ بولنے کے بجائے اللہ والوں پر آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں کے واقعات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھئے۔ اللہ کریم ہمیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقہ و طفیل اسلام اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر مضبوطی کے ساتھ استقامت نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان و عظمت کی چند جھلکیاں

پساری پساری اسلامی بہنو! ☆ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام انتہائی شان و شوکت والے نبی ہیں۔ ☆ قرآنِ کریم کے کئی پاروں اور آیاتِ مقدّسہ میں بڑے شاندار انداز کے ساتھ آپ کا ذکرِ خیر بیان ہوا ہے۔ ☆ آپ کا نام مبارک قرآنِ کریم میں 136 بار ذکر کیا گیا ہے۔ ☆ آپ کو اللہ پاک کی طرف سے ایک آسمانی کتاب تورات عطا کی گئی۔ ☆ آپ نے اللہ پاک سے کئی مرتبہ کلام کرنے کا شرف پایا اسی لیے آپ کو کَلِیْمُ اللّٰہ کہا جاتا ہے۔ ☆ ربِّ کریم نے آپ کو طور پہاڑ پر بلا کر پہاڑ کی طرف رُخ کروایا اور وہاں تَجَلّی فرمائی۔ ☆ آپ کو ربِّ کریم نے کئی معجزات بھی عطا فرمائے۔ ☆ آپ نے حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات بھی فرمائی۔ ☆ اللہ پاک نے آپ کو بہت زیادہ طاقت و قوت عطا فرمائی تھی۔ ☆ آپ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ☆ معراج کی رات نبی

کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنی قبر میں نماز کی حالت میں ملاحظہ فرمایا تھا۔ ☆ آپ نے معراج کی رات حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امامت میں نماز پڑھنے کی سعادت پائی تھی۔ ☆ اُمّتِ محمدیہ پر آپ کا ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ معراج کی رات آپ کی بدولت پچاس (50) نمازیں کم ہو کر پانچ (5) رہ گئیں۔ ☆ آپ نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو اُس میں سے بارہ (12) چشمے بہہ نکلے تھے۔ ☆ آپ نے دریائے نیل پر اپنا عصا مارا تو اُس میں بارہ (12) سڑکیں بن گئیں تھیں۔ ☆ آپ ہی کی بدولت بنی اسرائیل پر آسمان سے مَن و سلوی اُترا تھا (مَن شہد کی طرح ایک قسم کا طوف تھا، اور سلوی مٹھنی ہوئی بٹیریں)۔ ☆ آپ کی نافرمانی کرنے کے سبب بنی اسرائیل پر جب بھی کوئی عذاب آتا تو وہ آپ ہی کو مدد کے لئے پکارتے تھے۔ ☆ آپ انتہائی حسین و جمیل تھے۔ ☆ اللہ پاک نے آپ کو بے عیب پیدا فرمایا اور آپ کے بے عیب ہونے کی گواہی ایک پتھر سے دلوائی، چنانچہ

دوڑنے والا پتھر

کتاب ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ میں لکھا ہے: ایک ہاتھ لمبا ایک ہاتھ چوڑا چوکور پتھر تھا، جو ہمیشہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جھولے میں رہتا تھا۔ اُس مبارک پتھر کے ذریعہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے 2 معجزات کا ظہور ہوا۔ جن کا تذکرہ قرآن کریم میں بھی ہوا ہے۔ اُس پتھر کا پہلا عجیب کارنامہ جو درحقیقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ تھا وہ اُس پتھر کی دانشمندانہ لمبی دوڑ ہے اور یہی مُعْجَزَہُ اُس پتھر کے ملنے کی تاریخ ہے۔

اللہ پاک نے اس واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح بیان فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا

اِدْوَامُوسَىٰ فَبَرَّ اَكَاللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَاوَكَانَ
عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝۶۹

جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اُس شے سے بڑی
ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی

(پ ۲۲، الاحزاب: ۶۹) وَجَاهَتِ وَاللّٰهُ۔

دوسرا معجزہ ”میدانِ تینہ“ میں اسی پتھر پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا مار دیا تھا تو اُس
میں سے بارہ (12) چشمے جاری ہو گئے تھے جس کے پانی کو چالیس (40) سال تک بنی اسرائیل میدانِ تینہ
میں استعمال کرتے رہے۔

پارہ 1 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَقُلْنَا اصْبِرْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ط
ترجمہ کنزُ العرفان: ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو،

(پ ۱، البقرة: ۶۰)

(اس آیت کریمہ) میں ”پتھر“ سے یہی پتھر مراد ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ!
صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اور بھی کئی
معجزات عطا فرمائے تھے۔ جن کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی بیان ہوا ہے۔ آئیے! پہلے ہم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ
السَّلَام کے عصا (لاٹھی) مبارک کے تعلق سے آپ کے 3 معجزات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

(1) عصا اُڑدہا بن گیا

فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شکست دینے کے لئے ایک میلہ لگوا یا۔ اُس میلے میں جہاں
لاکھوں انسانوں کا مَجْبَع تھا، وہیں جادو گروں کا ہجوم بھی اپنی جادوگری کا سامان لے کر جمع ہو گیا۔

جادو گروں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر اپنے جادو کی لالٹھیوں اور رسیوں کو پھینکا تو ایک دم وہ سانپ بن کر پورے میدان میں ہر طرف پھنکھنکاریں مار کر دوڑنے لگیں۔ پورا مجمع خوف و ہراس میں بدحواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگا۔ فرعون اور اُس کے تمام جادوگر کرتب دکھا کر اپنی کامیابی کے غرور کے نشے میں گم ہو گئے اور تالیاں بجا بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگے کہ اتنے میں اچانک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے خدا پاک کے حکم سے اپنی مُقَدَّس لالٹھی کو اُن سانپوں کے ہجوم میں ڈال دیا جو بہت بڑا اور نہایت خوف ناک آژدہا بن کر جادو گروں کے تمام سانپوں کو نگل گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر تمام جادوگر اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے اور باوازِ بلند یہ اعلان کرنا شروع کر دیا:

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰی ﴿۷۰﴾ (ترجمہ کنز العرفان: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر

(پ ۱۶، طہ: ۷۰) ایمان لائے۔)

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۳ بتغیر)

(2) عصا مارنے سے چشمے جاری ہو گئے

اسی طرح جب بنی اسرائیل میدانِ تینہ میں پیاس سے بے تاب ہوئے تو انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پیاس کی شکایت کی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پتھر پر اپنا عصا مار دیا تو اُس پتھر میں سے بارہ (12) چشمے پھوٹ کر بہنے لگے اور بنی اسرائیل کے بارہ (12) خاندان اپنے اپنے ایک چشمے سے پانی لے کر خود بھی پینے لگے اور اپنے جانوروں کو بھی پلانے لگے، پورے چالیس (40) برس تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مُعْجِزہ تھا جو عصا اور پتھر کے ذریعے ظاہر ہوا۔

(3) عصا کی مار سے دریا پھٹ گیا

جب آپ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک دریا آیا۔ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا: تم اپنی لاٹھی دریا پر مار دو۔ چنانچہ جو نہی آپ نے دریا پر لاٹھی ماری تو فوراً ہی دریا میں سے بارہ (12) سڑکیں بن گئیں اور بنی اسرائیل اُن سڑکوں پر چل کر سلامتی کے ساتھ دریا سے پار نکل گئے۔ فرعون جب دریا کے قریب پہنچا اور اُس نے دریا کی سڑکوں کو دیکھا تو وہ بھی اپنے لشکروں کے ساتھ اُن سڑکوں پر چل پڑا۔ مگر جب فرعون اور اُس کا لشکر دریا کے بیچ میں پہنچا تو اچانک دریا موجیں مارنے لگا اور سب سڑکیں ختم ہو گئیں اور فرعون اپنے لشکروں سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۶ طہصا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ مبارک بھی ایک مُعْجِزَہ تھا۔ آئیے! اس بارے میں بھی سنتی ہیں، چنانچہ

روشن ہاتھ

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تھے تو ایک دم آپ کا ہاتھ روشن ہو کر چمکنے لگتا تھا، پھر جب آپ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال دیتے تو وہ اپنی اصلی حالت پر ہو جایا کرتا تھا۔ اس معجزے کو قرآنِ عظیم نے مختلف سورتوں میں بار بار ذکر فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 16 سورہ طہ کی آیت نمبر 22 میں ارشاد فرمایا:

وَاصْصُمَّ يَدَكَ اِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجُ بَيِّضًا ؕ (ترجمہ کنزُ العرفان: اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ،
بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر، ایک اور معجزہ بن
مِنْ غَيْرِ سَوْءٍ اَيَّةٌ اٰخِرٰى ﴿۲۲﴾

(پ ۱۶، طہ: ۲۲) کر نکلے گا۔)

(عجائب القرآن مع غریب القرآن، ص ۲۳ ملخصاً)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے ہاتھ مبارک سے رات میں چاند اور دن میں سورج کی روشنی کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا۔ (تفسیر مدارک، طہ، تحت الآیة: ۲۲، ص ۶۸۹، تفسیر خازن، طہ، تحت الآیة: ۲۲، ۲۵۲/۳، ملتقطاً) جب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام دوبارہ اپنا ہاتھ مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ اپنی پچھلی حالت پر آجاتا تھا۔ (صراط الجنان، ۶/۱۸۱)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعات سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اپنی قوم پر بہت مہربان تھے۔ (2) انہیں راہ خدا میں بہت ستایا گیا۔ (3) اچھی صحبت کی بہت برکات ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی برکت سے بنی اسرائیل کو کئی نعمتیں ملیں اور کئی مشکلیں ٹھلیں۔ (4) اللہ پاک کی عطا سے اُس کے نیک بندے بھی مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں، چنانچہ ہم نے سنا کہ بنی اسرائیل پر جب بھی کوئی مصیبت آتی وہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام ہی سے فریاد کرتے اور آپ اُن کی حاجت روائی فرمایا کرتے تھے۔ (5) جو بد بخت انسان اللہ پاک کے نیک بندوں سے دشمنیاں مول لیتا ہے، اُن کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرتا ہے تو ذلت و رُسوائی ہر طرف سے اُسے گھیر لیتی ہے اور وہ خدا پاک کے قہر و غضب کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے نیک بندوں کا دل و جان سے ادب و احترام کرنے اور اُن کے دامنِ کرم سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر انسان اس حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اُسے

ایک دن ضرور مرنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے مگر افسوس! اس کے باوجود کئی لوگ اللہ پاک و رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور عذابِ الہی کو مٹھلا کر کثیر دنیاوی نعمتیں ملنے کے باوجود مسلسل دن رات گناہوں کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں معاشرے میں عجیب و غریب، خطرناک بیماریوں اور آفات کی بھرمار ہو رہی ہے۔ ایسے لوگوں کو پچھلی اُمّتوں پر آنے والے عذابات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ بنی اسرائیل کے شریر لوگوں کا شمار بھی اُنہی لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں اللہ پاک نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں مگر افسوس! اس کے باوجود انہوں نے اللہ پاک اور اُس کے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دل کھول کر نافرمانیاں کیں، دن رات گناہوں میں لگے رہے جس کے نتیجے میں اُن پر طرح طرح کے دردناک عذابات آتے رہے۔ آئیے! اُن پر آنے والے عذابات کے بارے میں سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

فرعونیوں پر آنے والے عذابات

جب جادو گروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو اُن پر اللہ پاک کی نشانیاں پے درپے آنے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تھی کہ اے ربِّ کریم! فرعون زمین میں بہت سرکشی کرنے لگ گیا ہے اور اُس کی قوم نے بھی وعدہ خلافی کی ہے، لہذا اُنہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو اُن کے لئے سزا، میری قوم اور بعد والوں کے لئے عبرت و نصیحت ہو!، چنانچہ اللہ پاک نے طوفان بھیجا، ہوا یوں کہ بادل آیا، اندھیرا ہوا اور کثرت سے بارش ہونے لگی۔ قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا، یہاں تک کہ وہ اُس میں کھڑے رہ گئے، پانی اُن کی گردنوں کی ہنسیوں تک آگیا اور اُن میں سے جو بیٹھا وہ ڈوب گیا۔ یہ لوگ نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے۔ ہفتے

کے دن سے لے کر دوسرے ہفتے تک سات (7) روز اسی مصیبت میں مُبْتَلَا رہے۔ باوجود یہ کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کے گھروں سے ملے ہوئے تھے مگر ان کے گھروں میں پانی نہ آیا۔

جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے عرض کی: ہمارے لئے دعا فرمائیے کہ یہ مصیبت دور ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے دعا فرمائی تو طوفان کی مصیبت دور ہو گئی، زمین میں وہ ہریالی آئی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ کھیتیاں خوب ہوئیں اور درخت خوب پھلے۔ یہ دیکھ کر فرعون نے کہنے لگے: یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے۔ ایک مہینا تو عافیت سے گزرا، پھر اللہ پاک نے ٹڈیاں بھیجیں جو کھیتیاں، پھل، درختوں کے پتے، مکانات کے دروازے، چھتیں، تختے، سامان، حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں، حتیٰ کہ قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں لیکن بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں۔

اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا، اس پر عہد و پیمانہ کیا۔ سات (7) روز یعنی ہفتے سے ہفتے تک ٹڈی کی مصیبت میں مُبْتَلَا رہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی دعا سے نجات پائی۔ کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے: یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے، عہد و فائدہ کیا اور اپنے بُرے اعمال میں مُبْتَلَا ہو گئے۔

ایک مہینا عافیت سے گزرا، پھر اللہ پاک نے قُتْل بھیجے، اس میں مُفْسِرِین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِین کا اختلاف ہے: بعض کہتے ہیں: قُتْل گھن ہے، بعض کہتے ہیں: جُؤں، بعض کہتے ہیں: ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے۔ اُس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھالئے۔ یہ کیڑا کیڑوں میں گھس جاتا، جلد کو کاٹتا اور کھانے میں بھر جاتا تھا۔ اگر کوئی دس (10) بوری گندم چکی پر لے جاتا تو تین (3) سیر واپس لاتا باقی

سب کیڑے کھا جاتے۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے بال، بھنویں، پلکیں چاٹ گئے، اُن کے جسم پر چچک کی طرح بھر جاتے حتیٰ کہ اُن کیڑوں نے اُن کا سونا ڈشوار کر دیا تھا۔ اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: ہم توبہ کرتے ہیں، آپ اس بلا کے دُور ہونے کی دعا فرمائیے۔ چنانچہ سات (7) روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے دُور ہوئی، لیکن فرعونیوں نے پھر وعدہ خلافی کی اور پہلے سے زیادہ بدترین عمل شروع کر دیئے۔

ایک مہینا امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی تو اللہ پاک نے مینڈک بھیجے۔ یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اُس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے۔ بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کُود کر منہ میں چلا جاتا۔ ہانڈیوں میں مینڈک، کھانوں میں مینڈک، چولھوں میں مینڈک بھر جاتے تو آگ بجھ جاتی تھی۔ لیٹتے تھے تو مینڈک اُوپر سوار ہوتے تھے۔

اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: اب کی بار ہم کئی توبہ کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات (7) روز کے بعد یہ مصیبت بھی دور ہوئی اور ایک مہینا عافیت سے گزرا، لیکن پھر اُنہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا فرمائی تو تمام کنوؤں، نہروں، چشموں اور دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی اُن کے لئے تازہ خون بن گیا۔ اُنہوں نے فرعون سے اس کی شکلیت کی تو کہنے لگا: حضرت موسیٰ (عَلِیْہِ السَّلَام) نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی ہے۔ اُنہوں نے کہا: تم کس نظر بندی کی بات کر رہے ہو؟ ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں۔ یہ سُن کر فرعون نے حکم دیا: ”دقیطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں۔“

لیکن ہوا یوں کہ جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا، دقیطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا، یہاں

تک کہ فرعوننی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا۔ یہ دیکھ کر فرعوننی عورت کہنے لگی: تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کھلی کر دے۔ مگر جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا، جب فرعوننی عورت کے منہ میں پہنچا تو خون ہو گیا۔ فرعون خود پیاس سے بے چین ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی، وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی۔ سات (7) روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی نہ ملی تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی، یہ مصیبت بھی دور ہوئی مگر وہ ایمان پھر بھی نہ لائے۔

(تفسیر بغوی، الاعراف، تحت الآیة: ۱۳۳، ۱۵۹/۲-۱۶۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

زینت کی سنتیں اور آداب

آئیے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ صفحہ نمبر 78 سے زینت کی سنتیں اور آداب سنئے: ☆ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اُس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، باب فی النظر والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، ج ۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظ

والاباحة، فصل فی اللبس، ۵۹۹/۹، ملتقطاً) ☆ جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کر سکتیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے لعنت فرمائی زَنَانَه مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث: ۱، ۲۲۶۳/۵۴۰) ☆

خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بَن سَنُور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عَوْرَتِ پوری کی پوری عَوْرَتِ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عَوْرَتِ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۲، ۱۱۷۶/۳۹۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ